احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 16- اکتوبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

جمعہ 16- اکتوبر 1998ء 24 جمادی الثانی 1419 ہجری - 16- اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 230
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیا اور پردہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے حیائی جس چیز میں داخل ہو جائے اسے بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسن سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی الفحش)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں' ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 104-105)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقفِ جدید

حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو وقف جدید میں شامل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو....... اس چندہ (وقف جدید) میں حصہ نہ لے"۔

(الفضل 17- فروری 1960ء)

مرسلہ ناظم مال وقف جدید

سکن سپیشلسٹ کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ مورخہ 98-10-25 بروز اتوار ساڑھے نو بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں امراض جلد کے مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے گذارش ہے کہ پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاسل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پردہ عورتوں کی ترقی میں ہرگز حائل نہیں ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

"بدی کی جڑ مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط ہی ہے گر اس جڑ کو قائم رکھا جائے تو بدی کے رکنے کا کوئی احتمال ہی نہیں ہو سکتا...... اصل چیز جو پردہ کی جان ہے....... وہ دونوں کی نظر کو ملنے سے بچانا ہے اور جسم کا وہ حصہ جس پر نگاہ ڈالتے ہوئے آنکھیں ملنے سے رہ نہیں سکتیں۔ یا اس امر کی احتیاط نہایت مشکل ہو جاتی ہے وہ چہرہ ہی ہے۔"

"عورت کا بلاحجاب مرد کے سامنے آنا اور اس کے ساتھ بے تکلف ہونا چونکہ انسان کے حیوانی تقاضوں کو جوش دلاتا اور اسے جذبات کے گڑھوں میں دھکیل دیتا ہے اس لئے شریعت نے اس پر پابندی عائد کر دی ہے اور عورت کو پردہ کا حکم دے دیا ہے۔"

(تفسیر کبر جلد 6 صفحہ 298-297)

"پردہ کے یہ معنی نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں۔ ہاں گھروں کے قہقہے سننے منع ہیں لیکن اگر دوسروں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں۔ یا فرض کرو کوئی مقدمہ ہو گیا ہے اور عورت کسی وکیل سے بات کرنا چاہتی ہے تو بے شک کرے۔ اسی طرح اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے۔"

(الفضل 27- جون 1958ء)

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کر سکتیں۔ ان کی صحت خراب رہتی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے وہ عورتیں جو بالکل بے پردہ پھرتی ہیں وہ کیا کر رہی ہیں جو پردہ کرنے والی نہیں کر سکتیں؟ جس وقت عورتیں دین کے احکام کے مطابق پردہ کرتی تھیں اس وقت ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں اور وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں اور دشمن کو مارتی بھی تھیں مگر بے نقاب پھرنے والی عورتیں کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ دراصل صحت امید اور امنگ سے قائم رہتی ہے۔ جب کسی میں امنگ ہی نہ ہو تو چاہے اسے پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا کر دو وہ نیچے ہی گرے گا اور اگر امنگ اور امید ہو تو خواہ لحاف اڑھا دو پھر بھی وہ بلند ہوتا چلا جائے گا۔

...... پس یہ بالکل غلط ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے۔ عورتیں پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں اور وہ خود شرعی پردہ پر عمل کریں۔ اور دوسری عورتوں کو بھی بتائیں کہ پردہ کی پابندی کرتے ہوئے ہر قسم کی ترقی کی جا سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 306)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ -18- ستمبر 98ء

نشر 20- ستمبر 98ء

قبولیت دعا کے واقعات

فرمایا پہلے آج تبرکاً" حضرت مسیح موعود کے دو ایک واقعات سناتا ہوں ایک تھے حضرت مولاداد خان صاحب رجسٹر روایات میں ان کی ایک روایت درج ہے کہ میرے بھائی بہت بیمار تھے- ان کے بھائی غالباً اس وقت احمدی نہیں تھے- ان کو اسسٹنٹ سرجن بہاولپور کے پاس لے جایا گیا- اس نے کہا کوئی علاج نہ کرواؤ خواہ مخواہ پیسہ برباد کر رہے ہو اس کی موت یقینی ہے اس لئے اگر تمہیں سرجن کہتے ہیں کہ ٹھیک کر دیں گے بیوقوف بنا رہے ہیں میں ہمدردی سے کہہ رہا ہوں اس کو لے جاؤ اس نے مرنا ہی مرنا ہے- اس کی حالت دن بدن گرتی چلی گئی کچھ بھی نہ رہا بیچارہ- تب حضرت مسیح موعود کو خط لکھا- اور اس میں لکھا کہ یہ حال ہو گیا ہے اب تو کسی قسم کی امید ہی نہیں رہی- حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا-

فکر مت کریں اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے- ہم دعا کریں گے تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی- - وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خط کے دوسرے دن میں نے دیکھا کہ ان کا تپ جاتا رہا- میں نے کہا کہ اب آپ کا تپ نہیں رہا اور میں نے خود سہارا دے کر اٹھایا- تو بھائی صاحب نے کہا میرا سینہ جو جلتا تھا اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے اس پر میں نے کہا کہ حضرت اقدس کو لکھا تھا اور آپ نے جواباً تحریر فرمایا تھا یہ سن کر ان کے منہ سے نکلا-

ھن نئیں مردا

اس کے بعد پھر وہ احمدی ہو گئے بیعت کر لی- اور پھر آخر تک پوری صحت رہی-

فرمایا:- علاج دندان اخراج دندان- یہ مشہور ہے دانت درد کا علاج دانت نکالے بغیر ممکن نہیں ہے- لیکن احتیاط ضروری ہے ایسے ڈاکٹر کے پاس نہ جائیں جو دوسرا دانت نکال دے- ایک شخص درد سے کراہ رہا تھا برا حال تھا ایک ڈاکٹر کے پاس چلا گیا- ڈاکٹر نے مریض کے منہ میں آنکڑا دے دیا- اس بیچارے سے بولا بھی نہ جائے- چیخیں مارتا رہا زبردستی اس کا غلط دانت نکال دیا- اس نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا- ڈاکٹر نے کہا دیکھو تم فکر نہ کرو- میں اگر غلط دانت نکال دوں تو پیسے نہیں لیتا

جب سے دنیا بنی ہے اطباء یہی کہتے آئے ہیں کہ دانت درد کا علاج کوئی نہیں- سوائے اس کے کہ اس کو نکال دیا جائے-

میانی گھوگھیاٹ سے حضرت محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی ملک نبی داد صاحب آف گھوگھیاٹ نے ایک بار بتایا کہ ان کو دانت درد کا شدید دورہ ہو جایا کرتا تھا- اور قادیان سے جب واپس جانے لگے تو پھر بھی دورہ ہو گیا- (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مفتی صادق صاحب نے بھی یہی روایت لکھی ہے)

وہ کہتے ہیں کہ ایسی شدید تکلیف تھی کہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ دعا کریں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو دعا کرتا ہوں تم جاؤ- وہ بیان کرتے ہیں رستے میں درد غائب ہو گیا پھر سالہا سال دانت درد کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی-

مصری کہانی

مصر کی ایک مشہور کہانی ہے جس کے متعلق وہ کہتے ہیں یہ کلاسیکل Classic-Al کہانی ہے مصر میں بھی عورتیں ہوتی ہیں جو بین ڈالنے کی ماہر ہوتی ہیں- بین ڈالتی اور لوگوں کو رلاتی ہیں وہاں ایک خاتون تھی جس کا بہت شہرہ تھا- لوگوں کے گھروں میں جاتی اور بین ڈالتی اور دور دور کے جو لوگ آئے ہوئے ہوتے تھے جن کا کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا تھا وہ بھی چیخیں مار مار کے رونے لگ جایا کرتے تھے- اور جب بین ختم کرتی تھی پھر اندر اس کی دعوت ہوتی تھی گلچھرے اڑاتی تھی- بہت پیسے ملتے تھے- اس نتیجے میں بہت امیر ہو گئی تھی اسی طرح وہ بین ڈالتی رہی اور امیر ہوتی رہی-

آخر ایک دن اس کی اپنی اکلوتی بیٹی مر گئی- کہانی والا لکھتا ہے پھر اس کا ایک بھی آنسو نہیں بہا- کیونکہ اس کے سارے آنسو لوگوں کے لئے بہہ گئے تھے- اس کی آنکھ خشک ہو چکی تھی- سارے قطرے بہہ گئے تھے اپنی بیٹی کے لئے ایک بھی قطرہ نہ رہا تھا-

غم سے آنکھیں خشک ہو جایا کرتی ہیں Egyptian (مصری) جو لکھنے والا تھا اس کی یہ کہانی کلاسیکل سمجھی جاتی تھے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بابِ رحمت

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا

دشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہو گا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا

آدمی تقویٰ سے آخر کیمیا ہو جائے گا
جس مَسِ دل سے چھوئے گا وہ طلا ہو جائے گا

جو کہ شمع رُوئے دلبر پر فدا ہو جائے گا
خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اُس یار کے در کا گدا ہو جائے گا
مُلکِ روحانی کا وہ فرماں روا ہو جائے گا

نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
پیروی سے اُس کی محبوب خدا ہو جائے گا

دیر کرتے ہیں جو نیکی میں ہے کیا اُن کا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ التواء ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائے گا

قوم کے بغض و عداوت کی نہیں پرواہ ہمیں
وقت یہ کٹ جائے گا فضلِ خدا ہو جائے گا

کر لو جو کچھ موت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چُھٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائے گا

عشقِ مولیٰ دل میں جب محمود ہو گا موجزن
یاد کر اُس دِن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک کہانی - ایک سبق

محبت الٰہی کی بنسیوں سے شیطان کی بنسی کو شکست دو

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 83ء کے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 23۔ اکتوبر 83ء کو فرمایا۔

آپ نے شاید وہ واقعہ سنا ہو یا نہ سنا ہو لیکن ایک کہانی کے طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس کے ایک قصبہ میں ایک دفعہ چوہوں کی وباء بہت پھیل گئی اور ان چوہوں کی وجہ سے اس قصبہ کے باشندوں کے لئے جینا عذاب ہو گیا۔ چوہے ان کی ہر غذا کھا جاتے تھے۔ بیماریاں پھیلاتے تھے۔ ان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے تھے۔ کسی طرح ان کی پیش نہیں جاتی تھی اور وہ بڑھتے چلے جا رہے تھے یہاں تک (قصہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ) ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک بنسی بجانے والا آیا جو کہ اجنبی تھا اور اس کے متعلق جو تحقیق ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا ایک واقعہ ضرور ہوا ہے اور وہ بنسی بجانے والا آیا ضرور تھا اگرچہ بعد میں مبالغہ آرائی کر لی گئی لیکن وہ کسی ذریعہ سے ان کے بچوں کو جیسا کہ بعد میں کہانی بتاتی ہے۔ اغوا کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا یعنی اس کہانی کی جو آج کل تحقیق ہوئی ہے وہ ہمیں بتا رہی ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔ بہرحال اس نے کہا کہ مجھے اس طرح بنسی بجانی آتی ہے کہ آپ کے سارے چوہے میری بنسی کی لَے پر میرے پیچھے چل پڑیں گے۔ مجھ سے سودا کرو مجھے اتنی قیمت دو تو میں تمہارے شہر کو چوہوں سے پاک کر دیتا ہوں۔ اہل شہر اتنے تنگ آئے ہوئے تھے کہ اس کی منہ مانگی مراد انہوں نے دینے کا وعدہ کر لیا۔ اُس نے بنسی بجائی اور کہانی ہمیں بتاتی ہے کہ اس کی لَے پر ہر طرف سے چوہے اچھلتے کودتے ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے دوڑتے ہوئے اس کی طرف چلے آئے۔ بلوں سے نکل نکل کر چھتوں، پر چھتیوں سے اتر اتر کر دیواروں اور جنگلوں سے شہر کی گلیوں کونوں کھدروں سے الغرض ہر طرف سے بے انتہا چوہے نکلے وہ آگے آگے بنسی بجاتا ہوا چلا جا رہا تھا اور چوہے اس کے پیچھے دوڑتے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک دریا کے کنارے پر پہنچا اور بنسی بجاتا ہوا دریا میں داخل ہو گیا اور وہ سارے چوہے اس کے پیچھے چلتے ہوئے دریا میں داخل ہوئے اور غرق ہو گئے۔

چنانچہ وہ واپس آیا اور اہل شہر سے کہا کہ لاؤ اب میرا منہ مانگا انعام دو۔ انہوں نے کہا جاؤ جاؤ گھر بیٹھو جا کر۔ چوہوں کو دوبارہ لا سکتے ہو تو بے شک لے آؤ۔ اب وہ ڈوبے ہوئے چوہے تو بنسی کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔ اس نے کہا بہت اچھا اگر آپ ایسے بدعہد ہیں تو مجھے اس بنسی کی اور بھی سریں یاد ہیں۔ چنانچہ دوسرے دن اس نے ایک ایسی سر بنسی میں پھونکی کہ جس کے نتیجہ میں ان کے بچے اس کی محبت میں پاگل ہو گئے چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کی گودوں میں اچھلنے لگے کہ ہم اس آدمی کے پیچھے جانا چاہتے ہیں۔ ماؤں اور باپوں نے روکا مگر وہ ان کے ہاتھوں کی بندشیں اور جکڑیں تڑا تڑا کر اس کے پیچھے بھاگ پڑے اور سارے قصبہ کے بچے اس کے پیچھے چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ ایک چٹان تک اسے جاتے دیکھا گیا پھر پتہ نہیں چلا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی چٹان سے کود کر ہلاک ہوا یا صرف بچے ہی ہلاک ہوئے لیکن سارے کے سارے بچے اس چٹان سے کود گئے اور پھر اہل شہر کو ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔

شیطان کی بنسی

یہ ایک کہانی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آج یورپ اور امریکہ اور مغربی دنیا اور ان کے زیر اثر ملکوں کا یہی حال ہے آج مغربیت کی لَے پر شیطان بنسی بجا رہا ہے اور خدا کے بندے دھوکا کھا کر لاعلمی میں اس بنسی کی سُر اور دھن میں مسحور ہو کر ہلاکتوں کی طرف دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک ایک ملک میں وہ بنسی بجانے والا مغربیت کے نام پر ظاہر ہوتا ہے اور قوموں کی قوموں کو تباہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ انسانیت کے ٹکڑے اڑا رہا ہے اور وہ آنکھیں کھول کر دیکھ رہے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں لیکن بے بس اور بے اختیار ہیں۔ وہ شیطان ہلاکت کی چٹانوں کی طرف اس بنسی کی سر میں انہیں مسحور کر کے اور پاگل بنا کر لے جاتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے پھر واپس لوٹتا ہے پھر اور نسلوں کو ہلاک کرنے کے لئے آتا ہے۔

مسیح موعود کی بنسی

آپ اس کا مقابلہ کیسے کریں گے۔ آپ کے پاس وہ کون سا جادو ہے جو اس بنسی کے اثر کو توڑ دے۔ وہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا ہے کہ وہ کون سا جادو ہے۔ ایک (مامور) ایسا تھا جو بنسی بجانے والا (مامور) تھا اس کا نام کرشن تھا۔ اس دور کے (مامور) کو بھی کرشن کا نام عطا کیا گیا ہے وہ خدا کی محبت کی سریں الاپا کرتا تھا اور اسی وجہ سے اسے بنسی بجانے والا کرشن کنہیا کہا جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس زمانہ کے امام کو میں وہ راگ عطا کرنے والا ہوں۔ ایسے سر عطا کروں گا کہ ساری دنیا کے دل خدا کے لئے جیت لئے جائیں گے۔ اور یہ بنسی جیتے گی اور شیطان کی بنسی اس کے مقابل پر ہار جائے گی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔

خدا کی محبت کی بنسیاں

بجاؤ

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی محبت کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں وہ بنسیاں جو دنیا کی بنسیاں ہیں ان کے دن لکھے جا چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ۔

راگ وہ گاتے ہیں جن کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلافِ شہریار

تو اس یقین کے ساتھ آپ اٹھیں کہ ان کی بنسیوں کے دن گنے جا چکے ہیں یہ ماضی کا قصہ بننے والے راگ ہیں یہ وہ راگ الاپ رہے ہیں جو خدا نہیں گاتا' خدا انہیں سکھاتا اور شہریار خدا کے ارادوں کے برخلاف راگ الاپ رہے ہیں۔ آپ کون سے گیت گائیں گے؟ آپ کو کون سی بنسی عطا ہوئی ہے جو ایسے سر الاپے جو خدا کی مرضی کے تابع ہوں۔ اس کے متعلق مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

پس یہ مسیح موعود کے عشق خدا اور عشق رسول کے گیت لے کر دنیا میں نکل جائیں اور پھر آپ کی لَے پر فرشتے بھی آپ کے پیچھے یہ گیت گائیں گے اور ساری دنیا کو خدا کی محبت اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق سے بھر دیں گے۔ آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی۔ آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دنیا کے دل موڑے جائیں گے اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق (۔) خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آ جائیں گے۔ مگر آج اس بنسی کی آواز مدھم ہے آپ کو اس آواز کو بلند کرنا پڑے گا۔ آپ کو جگہ جگہ پیار اور محبت کے گیت اتنے بلند سروں میں گانے پڑیں گے کہ دنیا کی بنسیوں کی آوازیں اس کے نیچے دبتی چلی جائیں۔

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے' جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں' جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی' کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو گی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔

اب آئیں مل کر الحاح اور درد کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکیں اور دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں کو دوام بخشے اور ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر پورا فرمائے' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی سچی محبت ایسی عطا کرے کہ جو ہمارے سارے وجود پر غالب آ جائے ہم اپنے رب کے لئے جئیں اپنے رب کے لئے مریں اس کے لئے ساری دنیا میں دیوانے بن کر خدا تعالیٰ کے سادھو بن جائیں۔ اس کرشن کے جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے ہمیں خدا کا تابع بنانے کے لئے ایک راگ الاپا ہے خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق ملے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور میں اس کی چاپ سن رہا ہوں خدا کی قسم! اس لئے آپ اپنے دل بدلیں خدا کی تقدیر فیصلہ کر چکی ہے کہ آپ کو غالب کرے۔

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 83ء ص 14)

★......★......★......★

واقفینِ نو کو خوش اخلاق بنائیں

اپنے بچوں کو خوش اخلاق ان معنوں میں بنائیں کہ میٹھے بول بول سکتے ہوں۔ لوگوں کو پیار سے جیت سکتے ہو۔ غیروں اور دشمنوں کے دلوں میں راہ پا سکتے ہوں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں سرایت کر سکتے ہوں کیونکہ اس کے بغیر نہ تربیت ہو سکتی ہے نہ دعوت الی اللہ ممکن ہے۔ بعض مربیوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے اس لئے اپنے ملک کے بڑے بڑے لوگوں سے جب وہ ملتے ہیں تھوڑی سی ملاقات میں وہ ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کی عظیم الشان راہیں کھل جاتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 89-2-17)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واقفاتِ نو کو کس قسم کی تعلیم دلائی جائے؟

○ جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلانا یعنی ایجوکیشن کی انسٹرکشن جسے (Bachelor Degree in Education) غالباً کہا جاتا ہے یا جو بھی اس کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے پھر کمپیوٹر سپیشلسٹ کی ضرورت ہے اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے اور یہ سارے کام عورتیں مردوں کے ملے جلے بغیر' سوائے ڈاکٹری کے' باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری (Literary) نقطہ نگاہ سے' ادبی نقطہ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہئے تاکہ یہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 89-2-17)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

نماز میں توجہ کیسے قائم رکھی جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"نماز بڑی ضروری چیز ہے اور صاحب ایمان کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مارلیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے...... پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم نیا ایڈیشن ص 184)

متقی کی نماز کے متعلق فرمایا۔ "جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے، جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفرقہ ڈال رہا ہے۔ وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے لیکن نماز جو گری پڑتی ہے۔ بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کی فکر میں ہے۔ بار بار (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے الصراط المستقیم کی ہدایت چاہتا ہے جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جائے۔ ان وساوس کے مقابل پر متقی ایک بچہ کی طرح ہے جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے روتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اخلد الی الارض ہو رہا ہوں۔ سو یہی وہ جنگ ہے جو متقی کو نماز میں نفس کے ساتھ کرنی ہوتی ہے اور اس پر ثواب مترتب ہو گا۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ (اور وہ نماز کھڑی کرتے ہیں) کی منشاء کچھ اور ہے کیا خدا نہیں جانتا؟

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی (رحمتہ اللہ علیہ) کا قول ہے کہ ثواب اس وقت تک ہے جب مجاہدات ہیں۔"

(ملفوظات جلد 1 نیا ایڈیشن ص 18-19)

مولوی نظیر حسین صاحب سخا دہلوی نے 16- مئی 1902ء کو گورداسپور سے بذریعہ خط حضرت بانی سلسلہ سے نماز میں حصول حضور کا طریق دریافت فرمایا اس پر حضرت صاحب نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

"طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیالی نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں۔ اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میسر آوے"

(فتاویٰ (حضرت بانی سلسلہ) ص 35-36)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کی روایات مندرجہ (-) احمد جلد چہارم کے ص 84 پر آپ کی ایک روایت ہے کہ:-

"اس زمانے کے اعتقاد کے موجب کہ دل کی بات اہل اللہ بتا دیا کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ نماز میں وساوس کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ تقریر کرتے کرتے (حضرت بانی سلسلہ) نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے تکرار سے اور پھر تقریر جاری رکھی۔ میرا اس وقت آپ پر ایمان ہو گیا"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17- اکتوبر 1997ء بمقام بیت الفضل لندن میں توجہ کو نماز میں قائم رکھنے کے سلسلہ میں فرمایا

"اگر کسی چیز کے فوائد کا علم ہو تو از خود انسان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جایا کرتی ہے...... اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز شروع ہوتے ہی وہ تمام باتیں جو ہم نماز میں کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی ذات میں ایک بے مثل قیمتی موتی کی طرح ہے جس کے علم کے ساتھ ہی آپ کی لازماً توجہ اس طرف ہو جائے گی...... حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی اپنی تشریحات میں ایسے قیمتی معارف کو جواہر کے طور پر پیش کیا ہے۔ موتیوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ چمکتے ہوئے موتی ہیں جو اپنی طرف توجہ کو کھینچ رہے ہیں۔ پس اس پہلو سے جیسا کہ میں نے عرض کیا اگر آپ نماز کے الفاظ پر غور کرنا شروع کریں تو غور کے بعد وہ الفاظ جو سرسری الفاظ تھے جیسے کنکر پتھر ہوں ان الفاظ کی ہیئت بدلنے لگے گی۔ ان پر غور کے نتیجہ میں آپ کو حیرت انگیز معارف نصیب ہوں گے اور وہ معارف ان کی اہمیت آپ کے دل میں بڑھائیں گے۔ یہاں تک کہ جب ان معارف کو ذہن نشین کر کے آپ پھر وہ الفاظ دہرایا کریں گے تو اس کے مقابل پر دوسرے خیالات آپ کی توجہ پھیرنے کی اہلیت چھوڑ دیں گے۔ ان میں طاقت ہی نہیں ہو گی کہ ان معارف کے مقابل پر آپ کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکیں"

توجہ اور میلان پر حضرت (بانی سلسلہ) نے ایک دلچسپ مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"انسان کے اندر نیکی اور بدی کی ایک کشش ہے۔ آدمی نیکی کرتا ہے مگر سمجھ نہیں سکتا کہ کیوں نیکی کرتا ہے اسی طرح ایک شخص بدی کی طرف جاتا ہے لیکن اگر اس سے پوچھا جاوے تو کدھر جاتا ہے تو وہ نہیں بتا سکتا۔ مثنوی رومی میں ایک حکایت اس کشش پر لکھی ہے کہ ایک فاسق آقا کا ایک نیک غلام تھا صبح کو جو مالک نوکر کو لے کر بازار سودا خریدنے کو نکلا تو راستہ میں اذان کی آواز سن کر نوکر اجازت لے کر مسجد میں نماز کو گیا اور وہاں اسے ذوق اور لذت پیدا ہوا تو بعد نماز ذکر میں مشغول ہو گیا۔ آخر آقا نے انتظار کر کے اس کو آواز دی اور کہا کہ تجھے اندر کس نے پکڑ لیا۔ نوکر نے کہا کہ جس نے تجھے اندر آنے سے باہر پکڑ لیا۔"

(ملفوظات جلد 2 نیا ایڈیشن ص 464)

حضرت (بانی سلسلہ) کی سیرت پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی توجہ ہر لحظہ اپنے معبود حقیقی کی طرف ہی رہتی تھی۔ آپ کے منظوم کلام میں ان جذبات کی بھرپور عکاسی نظر آتی ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں:-

ہر سوی و ہر طرف رخ آں یار بنگرم
آن دیگرے کجا ست کہ آید بخاطرم

یعنی میں تو ہر طرف اور ہر جانب اس یار کا چہرہ دیکھتا ہوں۔ پھر اور کون ہے جو میرے خیال میں آوے۔

آپ نے اپنے مالک و خالق خدا سے ایک لمحہ کی جدائی پر موت کو ترجیح دی فرمایا:-

احقر کو میرے پیارے اک دم نہ دور کرنا
بہتر ہے زندگی سے تیرے حضور مرنا

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب حضرت (بانی سلسلہ) کی ایک نماز کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں "ایک دفعہ جب مولوی صاحب (حضرت امام اول) قادیان سے باہر گئے ہوئے تھے میں مغرب کی نماز میں آیا تو دیکھا کہ آگے حضرت (بانی سلسلہ) خود نماز پڑھا رہے تھے...... حضرت صاحب نے چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں مگر سوز و درد سے لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ جب آپ نے نماز ختم کرائی تو میں آگے ہوا۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا قاضی صاحب میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ مجھے اس نماز میں سخت تکلیف ہوئی۔ عشاء کی نماز آپ پڑھائیں۔"

(سیرت (-) حصہ اول از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 23-24)

تلاوت قرآن پاک میں جو سوز و درد حضرت بانی سلسلہ کی آواز میں پایا جاتا تھا اس سے آپ کے عشق قرآن کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ آپ اس صحیفہ آسمانی کو قیمتی جواہرات کی تھیلی قرار دیتے تھے۔ فرمایا:-

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

کسی چیز سے جب تک انسان کو عشق نہ ہو پوری توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ نماز میں عدم توجہ کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا:-

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے...... اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو......

پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔"

(ملفوظات جلد سوم نیا ایڈیشن ص 25-28)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 24- اکتوبر 1997ء بمقام بیت الفضل لندن میں ایک طریق حصول توجہ کا یہ بیان فرمایا کہ:-

"فحشاء میں مبتلا لوگوں کی نماز کی طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ نماز میں قیام ضروری ہے اور جو لوگ فحشاء میں مبتلا ہوں ان کے لئے نماز کا قیام بڑا مشکل کام ہے کیونکہ فحشاء ان کو اپنی طرف کھینچے گی اور بار بار ان کی نماز کو گرا دے گی...... قیام نماز کے لئے ضروری ہے کہ تم فحشاء سے باز آجاؤ اگر نہیں آؤ گے تو عمر بھر کی نمازیں رائیگاں جائیں گی۔ ان کا کچھ بھی فائدہ تمہیں نہیں پہنچے گا۔"

حضرت بانی سلسلہ نے اس مسئلہ کے حل کے لئے یہ تاکید فرمائی کہ "پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو اور حضور قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 434)

☆......☆......☆......☆

قتیلِ ناز کو ملتی ہے زندگی یاں پر
متاعِ جان کی بازی لگا کے دیکھ ذرا
اُسی کے حسن کا جلوہ ہو آنکھ میں تیری
نقوشِ غیر کو دل سے مٹا کے دیکھ ذرا
اگر ہے دعویٰ الفت تو کچھ عمل بھی ہو
حدودِ عشق و محبت میں آ کے دیکھ ذرا
(بہار جاوداں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

بلتستان پر ایک طائرانہ نظر

اگست 98ء میں بذریعہ سڑک گلگت اور وہاں سے سکردو (بلتستان) جانے کا موقع ملا۔ 1980ء سے سڑک کا رابطہ ہو جانے کے بعد گلگت سے سکردو قریباً پانچ گھنٹے کا سفر رہ گیا ہے۔ سکردو قریباً سات ہزار فٹ کی بلندی پر بلند و بالا پہاڑیوں کے درمیان گھرا ہوا دریائے سندھ کے دامن میں ایک ریتلا میدانی علاقہ ہے دریائے سندھ دیگر برفانی و برساتی نالوں کی مدد سے سکردو کے دامن میں سے گذرتے ہوئے ایک وسیع جھیل بناتا ہے۔ سکردو کے گردونواح میں بھی سرسبز ڈھلوانی علاقے اور جھیلیں ہیں سدپارہ جھیل اور کچورہ جھیل دیکھنے کا موقع ملا۔ جو واقعی قابل دید ہیں اس سفر میں بلتستان کی بعض اہم شخصیات سے بھی تعارف اور رابطہ ہوا جن میں خاص طور پر بلتستان کی علمی شخصیت ادیب اور مورخ اور بلتی زبان میں قرآن شریف کے پہلے مترجم جناب یوسف حسین آبادی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تاہم فی الوقت سکردو کے سفر یا وہاں مختصر قیام کی روداد لکھنا مقصود نہیں بلکہ بلتستان کے بارہ میں ایک تعارفی خاکہ پیش کرنا مدنظر ہے جو اپنے محدود ذاتی مشاہدہ کے علاوہ اس موضوع پر لکھی گئی درج ذیل دو مستند کتب کے حوالہ سے پیش کیا جا رہا ہے۔

1۔ بلتستان تہذیب و ثقافت مرتبہ محمد حسن حسرت (بلتستانی) ایم۔اے۔ٹی۔ایس پرنٹرز۔ راولپنڈی۔

2۔ تاریخ بلتستان مولفہ غلام حسن سہروردی نوربخشی ناشر وریری ناگ پبلشرز۔ میرپور۔ آزاد کشمیر۔

بلتستان کی وجہ تسمیہ

بلتی دراصل بابل میں ایک دیوتا کا نام ہے جس کے پوجنے والے بالتی کہلائے اس دیوتا کے نام پر بسائی جانے والی بستی بلتستان کہلائی۔ یہ لوگ انقلاب بابل کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے تھے ایک محقق کے مطابق بنی اسرائیل کے گیارہ قبائل میں سے کچھ قبیلے ان دروں میں آکر آباد ہوئے تھے۔ بلتستان کا موجودہ رقبہ قریباً دس ہزار مربع میل ہے جس میں چار بڑے دریا اور 25 نالہ جات سال بھر بہتے ہیں جبکہ موسمی نالوں کا شمار (جو برف پگھلنے پر بہتے ہیں) ممکن نہیں بلتستان 229 مواضعات پر مشتمل ہے۔

جغرافیائی اہمیت

جہاں تک اس علاقے کی اہمیت کا تعلق ہے قطبین کے بعد دنیا کا سب سے بڑا اور وسیع و عریض گلیشیئر سیاچن اسی علاقہ کا حصہ ہے اور دنیا کا سب سے بلند محاذ جنگ سیاچن سیکٹر اسی علاقے میں واقع ہے دنیا کے سب سے بڑے اور بلند پہاڑی سلسلے ہمالیہ اور قراقرم اسی علاقے میں ہیں۔ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی چھوغوری K 2 یہیں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاقے میں سیاحوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور یورپ و امریکہ سے بھی اہل دل یہاں سیاحت کے لئے آتے ہیں۔

بلتستان زمانہ قبل تاریخ سے معاشرتی لسانی و جغرافیائی لحاظ سے تبت کا حصہ رہا ہے اور تبت خورد بھی کہلاتا رہا ہے۔ چوتھی سے آٹھویں صدی قبل مسیح میں یہ علاقہ چینی حکومت کے زیر اقتدار آنے کے باعث یہاں چین کے سیاسی و سماجی نظام میں بھی رائج ہوئے۔ جغرافیائی اعتبار سے چینی و روسی ترکستان کے علاوہ سکم، بھوٹان اور ایران و ہندوستان کے ساتھ بھی اس علاقے کے روابط رہے ہیں۔

ایران اور کشمیر سے آنے والے مبلغین اسلام نے بھی بلتی تہذیب پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ گلگت، سکردو سڑک کی رسائی کے بعد معاشی و معاشرتی حالات میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ سکردو بلتستان کا دل ہے، بلتستان کے اکثر دیہات پہاڑی ڈھلوانوں اور چٹانوں پر آباد ہیں۔ جہاں سے دریا کا منظر بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

بلتی قوم

قدیم زمانہ سے مختلف نسلوں کے لوگ یہاں آکر آباد ہوتے رہے۔ لداخی مورخین کے مطابق اہل تبت نے معلوم انسانی آبادی کو پانچ بڑی نسلوں 1۔ چینی۔ 2۔ منگول۔ 3۔ ایرانی۔ 4۔ ہندوستانی اور 5۔ تبتی میں تقسیم کیا ہے۔ لیکن بلتیوں کو ایرانی نسلی گروہ میں شامل سمجھا ہے۔ ان کا قدیم مذہب "بون چھوس" کہلاتا تھا جس کے بعد یہاں بدھ مت کی بنیاد پڑی۔ مختلف اقوام جو بلتستان میں وارد ہوتی رہیں ان میں پٹھان اور کشمیری اقوام کے علاوہ سادات بھی شامل ہیں جو ایران اور پھر کشمیر کے راستے آکر بلتستان میں آباد ہوئے۔ یہ اب بھی اس علاقے کا سب سے معزز طبقہ شمار ہوتا ہے۔ اور بلتی معاشرہ کی تہذیب و تربیت میں اس کا بڑا کردار ہے۔

معاشرتی و معاشی حالات

بلتستان کے باشندے امن پسند، خوش اخلاق، مہمان نواز، دیانت دار اور بے ضرر ہیں البتہ آج کل مختلف طائفوں کے آمیزش سے امن و سلامتی کو خطرہ لاحق معلوم ہوتا ہے۔

بلتی لوگ فطرتاً خاموش طبع اور نرم گفتار ہوتے ہیں انتہائی مذہب پرست اور اجتماعیت پسند ہیں۔ انسان دوستی اور حب الوطنی ان کی خاص خوبی ہے۔ یہ لوگ اپنے عقائد میں پختہ اور اصولوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور اجتماعی نصب العین کے لئے ذاتی مفاد قربان کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ معاشی اعتبار سے بلتستان ایک غریب علاقہ ہے، جس کے وسائل انتہائی محدود ہیں، اس کے برعکس سماجی رسوم کے بوجھ زیادہ ہیں۔ زمین بھی کم زرخیز ہے اس لئے زراعت بھی زیادہ نہیں۔ البتہ پھل خصوصاً خوبانی کی کثرت ہے جو ان کی غذا بھی ہے، بلتی معاشرے میں عورت کا کردار محدود رہا ہے، عورتوں کو وارثت میں حصہ نہیں دیا جاتا اسی طرح تعلیم نسواں کا رواج بھی نہیں ہے۔ اب توجہ ہو رہی ہے۔ پہلے بلتی لوگ یاک کے سینگ میں حقہ پینے کے عادی تھے اب سگریٹ کا رجحان ہو رہا ہے۔ سبز نمکین چائے کا رواج عام ہے۔ یہاں قدیم تہذیب کی نشانی کے طور پر بلتی کیلنڈر بھی رائج ہے۔

زبان

بلتستان میں سوائے سات فیصد شین قوم (دارونسل کے) باقی لوگ بلتی زبان بولتے ہیں۔ بلتی زبان دراصل تبتی شاخ ہے جو بلتستان کے علاوہ بھوٹان، سکم نیپال کے ثریا علاقوں لداخ پوریگ اور چین کے صوبہ یوقان، سپھوان، گانسوں اور ژھینگائی (شنگھائی) میں معمولی فرق سے بولی جاتی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان کے شہروں شملہ، منصوری، ڈلہوزی، نینی تال، رامپور اور کشمیر وغیرہ میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق کم و بیش دس ہزار بلتی آباد تھے۔ اس وقت پاکستان کے شہروں کراچی راولپنڈی کے علاوہ ایران میں قم۔ مشہد، اصفہان اور طہران میں کثیر بلتی آباد ہیں۔ ایک روسی محقق کے مطابق دنیا میں اس وقت تبتی بولنے والوں کی تعداد تینتیس لاکھ ہے۔ فی الوقت بلتی زبان میں عربی، فارسی، ترکی، اردو، انگریزی کے اثرات بھی شامل ہو چکے ہیں۔ ہندسوں کی اکائیاں جاپانی زبان سے مشترک ہیں۔ بلتی کا اصل رسم الخط بدھی سنسکرت ہے اور انگریزی کی طرح بائیں سے دائیں لکھا جاتا ہے۔

بلتستان میں اسلام کی آمد کے بعد اس رسم الخط کو بدھ مت سے نسبت کے بعد اس رسم الخط کو بدھ مت سے نسبت کے باعث ترک کر کے فارسی رسم الخط اپنایا گیا۔ مگر چونکہ یہ نیا رسم الخط بلتی زبان کے تقاضے پورے نہیں کرتا تھا اور ہر کوئی حسب ضرورت اپنا الگ انداز اپناتا تھا اس لئے بلتستان کے ممتاز مورخ اور ادیب محمد یوسف حسین آبادی نے 1990ء میں ایک ادبی مجلس میں بلتی کے مشہور شاعر اور دانشور راجہ محمد علی شاہ کی زیر صدارت مروجہ فارسی رسم الخط میں جدید تقاضوں کے مطابق بعض حروف تہجی اور اعراب کا اضافہ کر کے ایک نیا ڈھانچہ پیش کیا اور حلقہ علم و ادب کے اراکین کے مشورہ سے اسے حتمی شکل دے دی۔ مستشرقین نے بھی بلتی زبان کی گرائمر اور مختصر لغات مرتب کی ہیں۔

مذہبی حالات

اس وقت بلتستان کی سو فیصد آبادی مسلمان ہے۔ جو شیعہ اثنا عشریہ نوربخشیہ، اہل سنت اور اہل حدیث فرقوں پر مشتمل ہے۔ تاہم قدیم مذاہب بون چھوس اور بدھ مت کے اثرات توہمات اور جنوں پریوں کے دیومالائی اعتقادات کی شکل میں اب بھی پائے جاتے ہیں۔

اسلام سے قبل بلتی لوگ تعلیم دین کے حصول کے لئے تبت جاتے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی میں ایران سے اسلامی مبلغین کی آمد کے نتیجہ میں یہ سلسلہ منقطع ہوا مگر اب بھی بلتی لوگ اپنے گھر پیدا ہونے والے بچے کے عالم دین بننے کی خواہش اور توقع رکھتے ہیں۔ بلتستان میں پیدائش وفات شادی بیاہ کی رسوم معاشرہ پر بوجھ ہیں۔

تعلیم نسواں کا سلسلہ گذشتہ پندرہ بیس برس سے شروع ہوا ہے۔ بچوں کو ابتدائی تعلیم میں قرآن شریف اور دینی و مذہبی مسائل پڑھائے جاتے ہیں۔ اسی مذہبی رجحان کے باعث اس وقت بلتستان کی آبادی کی کثیر تعداد ملاؤں، آخوندوں آغاؤں اور عالموں پر مشتمل ہے۔

بلتستان کی 90 فیصدی آبادی امامیہ اثنا عشریہ اور نوربخشیہ (مقلد حضرت سید محمد نوربخش پر مشتمل ہے) اور دونوں فرقے محرم اور عرسہائے چہاردہ معصومین ایران اور لکھنؤ کے طرز پر مناتے ہیں۔

انیسویں صدی میں بلتستان میں وارد ہونے والے اہل سنت کے اول مبلغین میں حنفی عالم دین محمد حسین المعروف ملا پشاوری ہیں جن کی تبلیغ سے چند نوربخشی اہلسنت ہو گئے۔ اس کے بعد اہل حدیث علماء کثرت سے اس علاقے میں آئے اور نوربخشی آبادی کے ایک بڑے حصہ نے یہ مسلک اختیار کر لیا جس کے نتیجے میں 1992ء کے لئے گئے اعداد و شمار کے مطابق اہل سنت کی آبادی تین ہزار اور اہل حدیث کی آٹھ ہزار کے قریب تھی۔

بلتستان میں شیعہ مذہب کی اشاعت سید محمد عباس صاحب کے ذریعہ ان دونوں مسالک کے بعد 1926ء میں ہوئی اس کے بعد بلتی طلبہ نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہو کر یہاں واپس آکر شیعیت کا پرچار کرتے رہے اور شیعہ مسلک بڑی تیزی سے پھیل گیا۔ احمدیت کا پیغام بعض کشمیری تاجروں کے ذریعہ پہنچا۔ اس وقت سکردو اور دم سم میں. بفضلہ تعالیٰ احمدی موجود ہیں۔

عیسائیوں نے بلتی میں تبلیغ کے لئے ان تھک کوششیں کیں اور راہ نجات اور رسولوں کے اعمال کے رسالے بلتی میں شائع کئے 1980ء سے وہ طبی مشن ساتھ لے کر یہاں آئے ہیں اور بعض بڑے منصوبے ان کے زیر غور ہیں۔ تاہم ابھی یہاں عیسائیت کا کوئی مرکز ہے نہ گرجا وغیرہ۔

1960ء میں ہنزہ کی طرف سے بلتستان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسماعیلی آنا شروع ہوئے 1969ء میں پہلا جماعت خانہ تعمیر ہوا جبکہ ہنزہ گلگت میں اکثریت اسماعیلیوں کی ہے اور ان کی سینکڑوں مراکز ہیں۔

1938ء میں سکردو میں سکھوں نے ایک گوردوارہ تعمیر کیا تھا لیکن تقسیم ملک کے بعد یہ وہاں سے چلے گئے۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ نور بخشیہ اور ان کے بانی کا کچھ تعارف بھی کروا دیا جائے جس کے بارہ میں بالعموم بہت کم معلومات پائی جاتی ہیں۔

سلسلہ نوربخشیہ اور اس کے بانی

سلسلہ نوربخشیہ تصوف کے دوسرے سلسلوں کی طرح ایک روحانی سلسلہ ہے۔ اور فقہی مذاہب شافعی حنبلی حنفی کی طرح ایک فقہی مکتب فکر ہے جس کی اپنی شناخت اور حیثیت ہے۔ اسے نہ شیعہ کہا جاسکتا ہے نہ سنی۔ اس کے بانی سید محمد نور بخش نویں صدی کے نامور مفتی تھے ان کے فقہ کی کتاب الفقہ الاحوط شیعہ اور سنی کے درمیان صلح کی راہ ہموار کرتی ہے۔

میر سید محمد نور بخش ایرانی نژاد تھے۔ سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کے بعد قطب زمانہ خواجہ اسحاق ختلانی کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے جنہوں نے غیبی اشارے کے تحت آپ کو نور بخش کا لقب دیا اور میر سید علی ہمدانی کا فرقہ آپ کو عطا کر کے خانقاہ آپ کے سپرد کی اور خود بھی آپ کی بیعت کرلی۔

آپ کی تحریک دعوت و ارشاد کو حاکم ختلان مرزا شاہ رخ نے بغاوت [illegible] تعبیر کر کے ان کے قتل کا حکمنامہ جاری کر دیا جس کے معا بعد حاکم شدید پیٹ درد میں مبتلا ہو گیا کسی علاج معالجہ سے آرام نہ آیا تو حسب مشورہ شاہی طبیب یہ قتل کا حکم واپس لینے سے افاقہ ہوا۔ البتہ سید نور بخش قید کر کے ہرات اور پھر شیراز جلاوطن کئے گئے جہاں کے گورنر نے آپ کو آزاد کر دیا۔ آپ کردستان چلے گئے جہاں بختیاری اور حنبلی قبائل آپ کے مرید ہو گئے اور اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ آپ کے نام کا سکہ اور خطبہ بھی جاری ہوا۔ آپ کی مقبولیت دیکھ کر شاہ رخ نے آپ کو قید کروالیا اور ان شرائط پر رہائی ہوئی۔ 1۔ سیاہ پگڑی نہ پہنیں۔ 2۔ صرف رسمی علوم کا درس دیں۔ 3۔ لوگوں کا مجمع پاس نہ ہونے دیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر شاہ رخ نے آپ سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے گرفتار کر کے تبریز روانہ کر دیا۔ اور آپ جلاوطن ہو کر گیلان میں مقیم ہوئے۔ یہاں سے آپ نے مرزا شاہ رخ کو ایک خط لکھا جس میں اس کی موت کی پیشگوئی کی۔ آپ نے گیلان مقیم رہ کر بہت مجاہدات کئے۔ 850ھ میں شاہ رخ ہلاک ہوا تو سید نور بخش وطن واپس لوٹے اور رتے مقام پر ایک گاؤں بسا کر آزادی سے تبلیغ و ارشاد کا کام شروع کیا۔ اس دوران آپ نے کشمیر اور بلتستان کا دورہ کیا۔

آپ نے زندگی کے آخری دن اپنے گاؤں میں گذارے اور جمعرات 14۔ ربیع الاول 869ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار ایران میں سولغان پائیں میں ہے۔ مزار سے ملحق مسجد لائبریری اور مہمان خانہ کی عمارت ہے۔

آپ کے مریدوں کا سلسلہ لاکھوں تک پہنچتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کا بیٹا میر شاہ قاسم فیض بخش جانشین ہوا جو اپنے زمانہ کا حکیم حاذق اور تبحر عالم تھا۔ میر سید نور بخش کی زندگی میں ہی ان کے بعض خلیفے مختلف علاقوں میں دعوت کے کام پر مامور تھے جن میں مصر ماوراالنہر' شیراز' خراسان' کشمیر' شام' ہندوستان شامل ہیں۔ آپ کے نامور شاگرد شمس الدین عراقی تھے۔

میر نور بخش کو نظم و نثر پر قدرت تھی اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ آپ کی اصلی کتب کی تعداد 16 ہے اس کے بعد بعض مفاد پرستوں نے آپ کی طرف بعد میں تصنیف ہونے والی بعض کتب منسوب کر دی ہیں۔

سید میر محمد نور بخش کی بعض کتب سے ترجے دوسری زبانوں میں بھی ہوئے تمام تصانیف میں فقہ احوط کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مترجم احمد مستنصر قمر صاحب

ماں کا بچے کو دودھ پلانا ایک بہترین سرمایہ کاری

1939ء میں بعض بالغ نظر حلقوں کی طرف سے خشک دودھ بنانے والی کمپنیوں کو بچوں کی شرح اموات میں اضافے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ ان کمپنیوں کے خلاف قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔ 1975ء میں خشک دودھ بنانے والی کمپنیوں نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی کونسل قائم کی۔ پانچ سال بعد 1980ء میں ایک مشہور کمپنی نیسلے (Nestle) کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا گیا۔ جلد ہی 1981ء میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) نے خشک دودھ بنانے والی کمپنیوں کو ایک مخصوص ضابطہ عمل کی پیروی کروانے کے لئے قوانین بنائے۔ جن کے حق میں سوائے امریکہ کے اقوام متحدہ کے ممبر 118 ملکوں نے دستخط کئے۔ ان قوانین کے نافذ ہونے کے دس سال بعد 1991ء میں یونیسف نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا کہ اگر مائیں دنیا بھر میں نوزائیدہ بچوں کو اپنا دودھ پلانے کی طرف توجہ کریں تو بچوں کی اموات میں سالانہ 15 لاکھ کی کمی ہو سکتی ہے۔

ماں کا اپنے نوزائیدہ بچے کو دودھ پلانا بچے کو خوراک مہیا کرنے کا ایک قدرتی اور روایتی طریقہ ہے۔ دنیا بھر میں اس چیز کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا ہے کہ ماؤں میں بچوں کو اپنا دودھ پلانے کا رجحان تیزی سے کم ہو رہا ہے۔ پاکستان میں بھی صورت حال کچھ تسلی بخش نہیں۔ ہمارے ہاں صرف 16 فی صد بچے ماں کے دودھ سے پوری طرح استفادہ کرتے ہیں۔ ہزار میں سے اوسطاً "95 بچے خوراک کی بنیادی کمی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ماں کا اپنے نوزائیدہ بچے کو دودھ پلانا نہ صرف بچے پر بلکہ خاندان پر' معاشرے پر' صحت سے متعلق کام کرنے والے اداروں پر اور حکومت پر ایک بڑا احسان ہے۔ کیونکہ یہ سب لوگ بچوں کی صحت کی خاطر مختلف اقدامات کرتے اور کثیر رقم خرچ کرتے ہیں۔ دنیا بھر کی حکومتیں 1998ء کو "ماں کا بچے کو دودھ پلانے کا سال" کی حیثیت سے منا رہی ہیں۔ بڑی بڑی عالمی تنظیمیں حکومتوں کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ اپنی ہیلتھ پالیسی میں اس امر پر خصوصی توجہ دیں اور ماؤں کی تربیت کے لئے خصوصی پروگرام جاری کئے جائیں۔ لوگ اقتصادی منفعتوں کی خاطر بڑے بڑے بینکوں میں اپنی رقوم رکھواتے ہیں تاکہ خوب منافع کمائیں۔ وہ اس عظیم حقیقت سے کلیتہ "منہ پھیر لیتے ہیں کہ ماں کا اپنے بچے کو دودھ پلانا مستقبل میں عظیم اقتصادی فوائد کا حامل ہے۔ بچے کا صحت مند زندگی پانا اور قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا اپنی ذات میں ایک عظیم فائدہ ہے۔ بچے کا صحت مند ہونا ڈاکٹروں کی آسمان سے باتیں کرتی ہوئی فیسوں سے بچاتا ہے۔ بازار سے خریدے جانے والے مہنگے نعم البدل سے چھٹکارا ملتا ہے۔ فیڈر کے استعمال سے' جو کہ پھیپھڑوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے' نجات ملتی ہے وقت کی بچت ہوتی ہے کیونکہ دن میں چار پانچ مرتبہ بچے کے لئے دودھ کی تیاری کافی وقت چاہتی ہے۔ ایک اور فائدہ مانع حمل ادویات سے نجات ملنا ہے کیونکہ جب تک بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہو اگلا حمل ٹھہرنے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔

وہ عورتیں جو ملازمت کرتی ہیں ان کے لئے اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلانا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے بچے کی بیماری ان کے دفتری امور پر برا اثر ڈالے گی۔ زیادہ رخصتوں کی وجہ سے عورتوں کی تنخواہ میں کٹوتی کی شکایات عام ہیں۔

ماؤں کا بچوں کو اپنا دودھ نہ پلانا قومی سطح پر نقصانات کا باعث بنتا ہے۔ کثیر زر مبادلہ خشک دودھ اور اس کے متعلقات خریدنے پر ضائع کیا جاتا ہے۔ ماؤں کی معمولی تربیت اور قربانی سے یہ قیمتی رقم بعض اہم ملکی ضروریات کے لئے بچائی جاسکتی ہے۔

1982-83ء میں پاکستان نے دودھ کی درآمد پر 40 لاکھ ڈالر خرچ کئے۔ 1987-88ء میں رقم دوگنی ہو گئی۔ جبکہ 1995-96ء میں ساڑھے تین کروڑ ڈالر خشک دودھ اور اس کی مصنوعات کی درآمد پر خرچ کئے گئے۔ پاکستان جیسے ملک کے لئے یہ حیران کن اعداد و شمار ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق مائیں جو بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں وہ چھ ماہ میں تقریباً آٹھ ہزار روپیہ بازار سے خشک دودھ خریدنے پر خرچ کرتی ہیں۔ موجودہ اقتصادی حالات میں بہت کم لوگ اس خرچ کو برداشت کر سکتے ہیں۔ جبکہ اکثر تنگی اٹھاتے ہیں۔ جو خوشی خوشی اس کو برداشت کرتے ہیں وہ بچے کی صحت کو پہنچنے والے مستقل نقصان سے بے خبر رہتے ہیں۔ ایسے بچے کثرت کے ساتھ ہیضے' سانس کی تکلیف' کانوں کی مختلف بیماریوں' مختلف قسم کی الرجیوں' معدے کے عوارض' شوگر' عمومی ذہنی اور دماغی نشوونما کے متاثر ہونے کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ بہت سی مائیں ٹیلیویژن پر پرکشش اشتہارات دیکھ کر متاثر ہو جاتی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ ان کا بچہ بھی ٹی وی پر دکھائے جانے والے بچے کی طرح پہلوان نظر آئے۔ یوں بے دھڑک وہ بازار کی مصنوعات کا استعمال شروع کر دیتی ہیں۔ جو اکثر صورتوں میں بچے کے لئے خطرناک ہی ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ خصوصیت کے ساتھ پہلے چھ ماہ میں بچے کے لئے ماں کا دودھ ہی کافی و شافی ہوتا ہے۔ ٹھوس غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بہت سی عورتیں بچوں کو دودھ نہ پلانے کی خاطر بہانہ کر دیتی ہیں ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے یا چھاتی میں دودھ وافر مقدار میں موجود نہیں۔ دم نیچر کی اس حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش کرتی ہیں کہ فی الواقعہ بچے کے پینے کی وجہ سے ہی ماں کے دودھ کی مقدار اور غذائیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بہت کم صورتوں میں ماں کی یہ شکایت حقیقی ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں علاج لازمی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کیا پودے سانس لیتے ہیں؟

جی ہاں پودے سانس لیتے ہیں مگر وہ سانس اپنے خاص طریقے سے لیتے ہیں۔ جانور سانس لیتے وقت آکسیجن اندر لے جاتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر لاتے ہیں یہی عمل پتے مختلف انداز سے کرتے ہیں جسے ہم دم لینا اور فوٹو سینتھسز کہتے ہیں۔

پہلے طریقے کے مطابق پودے بھی آکسیجن جذب کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ فوٹو سینتھسز کے طریقے میں پودے اپنی خوراک خود پیدا کرتے ہیں اس عمل کے لئے سورج کی روشنی اور دیگر خام مال بھی درکار ہوتا ہے اس میں اہم ترین چیز کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔ کاربن درخت اپنے پتوں کے ذریعے ہوا سے حاصل کرتے ہیں سورج کی دھوپ کو توانائی کے ذریعے بناتے ہوئے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو پانی سے ملاتے ہیں۔ یہ پانی درخت عموماً اپنی جڑوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے شوگر اور آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ یہ آکسیجن پودے کی ضرورت سے بھی زیادہ ہوتی ہے جب رات کے وقت سورج کی روشنی نہ ہونے کے باعث یہ عمل رک جاتا ہے تو پودے یہ زائد آکسیجن چھوڑنا شروع کر دیتے ہیں اس طریقے سے پودے انسانی زندگی کی بقاء کے لئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ 21- ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس بروز ہفتہ مورخہ 7- نومبر 1998ء سے بیس یوم کے لئے مرکز میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے اضلاع سے صرف دو' دو نمائندوں کا انتخاب فرما کر نظارت ہذا کو مطلع کر کے بروقت بھجوائیں۔

1- لاہور 2- نارووال 3- سیالکوٹ 4- گوجرانوالہ 5- شیخوپورہ 6- فیصل آباد 7- سرگودھا 8- منڈی بہاؤالدین 9- جھنگ 10- اوکاڑہ

نیز بقیہ اضلاع کے لئے اگلی کلاس (22ویں) ہفتہ 5- دسمبر 98ء سے شروع ہوگی جس میں باقی ماندہ اضلاع سے ایک ایک نمائندہ شامل ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن' وقف عارضی)

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان خلافت رابعہ میں جماعتی ترقیات

98-97ء خدام الاحمدیہ پاکستان

اول- احمد زکریا- وحدت کالونی لاہور
دوم- عدیل احمد نعیم- نارتھ کراچی
سوم- مظفر احمد- علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

نعیم احمد طاہر حافظ آباد۔ منصور احمد خان محمود آباد کراچی- عبدالقدوس طاہر فیکٹری ایریا حیدر آباد۔ کاشف بشیر دارالحمد فیصل آباد۔ نوید احمد نعیم نارتھ کراچی۔ شیراز احمد دارالذکر لاہور۔ شیخ آدم سعید سٹیل ٹاؤن کراچی۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

(مہتمم تعلیم)

ولادت

○ مکرم ناصر محمود صاحب بھٹی نائب قائد علاقہ بہاولپور (ساکن چک 166 مراد ضلع بہاولنگر) کو مورخہ 8- اکتوبر 1998ء اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ماحد احمد محمود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ماسٹر محمد انور صاحب بھٹی کا پوتا اور مکرم نذیر احمد خادم صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے' خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سہیل احمد صاحب میرپور سندھ کو مورخہ 98-10-8 کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ بچہ مکرم نذیر احمد (وفات یافتہ) پھلو کی ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد میرپور خاص کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مورخہ 98-10-3 کو مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے بعد عصر بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ میں عزیزہ عظمیٰ بشارت بنت مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کے نکاح کا اعلان کیا۔ یہ نکاح مکرم ظفراللہ صاحب ابن مکرم حمید اللہ صاحب حال وینکور (کینیڈا) کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ چار لاکھ روپے پڑھا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب شادی

○ عزیزہ امۃ الولی بنت مکرم سید جمیل احمد صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی کے نکاح کا اعلان 18- اگست 1998ء کو بہمراہ مکرم وقاص احمد انور صاحب آف بریڈ فورڈ یو کے ابن مکرم سعید احمد انور صاحب . کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر مکرم حسین احمد صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ کراچی نے کیا اور ساتھ ہی دعائے رخصتی بھی خود کرائی۔ اگلے روز مورخہ 19- اگست 1998ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

عزیزہ امۃ الولی حکیم خلیل احمد صاحب مرحوم مونگھیری کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار درویش قادیان کی نواسی ہے۔ اسی طرح عزیزم وقاص احمد انور ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت

○ ممبران جماعت و عاملہ مظفر گڑھ نے مکرم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہاری شہر کی المناک شہادت پر ایک قرارداد کے ذریعہ اپنے دکھ' غم اور افسوس کا اظہار کیا ہے' ان کی بلندی درجات اور موصوف کے لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی ہے۔

اعلان

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں۔

جو حفاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے انتظام کے تحت جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی مع پتہ جات یکم دسمبر 98ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

اسی طرح جن جماعتوں میں حفاظ کرام کی نماز تراویح کے لئے ضرورت ہو وہ اپنی درخواستیں یکم دسمبر 98ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مشتاق احمد صاحب ولد کریم بخش صاحب آف گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ حال دارالصدر شمالی ربوہ . قضائے الٰہی مورخہ 12- اکتوبر 98ء کو وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ چنانچہ 13- اکتوبر کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم امان اللہ امجد صاحب کارکن وقف نو کے والد تھے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

○ مکرم عبدالرزاق منگلا صاحب کارکن دارالضیافت کے والد مکرم رائے محمد حیات صاحب منگلا مختصر علالت کے بعد مورخہ 98-10-3 بروز ہفتہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ مکرم شاہد ساہی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم دعا گو بزرگ تھے۔ بڑے مہمان نواز تھے۔ تادم حیات جماعت احمدیہ 287- الہ آباد کے صدر رہے۔ موصوف چک 265 گ-ب میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قرارداد تعزیت

○ "مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی کے جملہ اراکین نے اپنے اجلاس منعقدہ 98-9-13 اپنے سابقہ امیر مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات پر جو مورخہ 98-8-30 کو نیویارک میں ہوئی۔ اپنے دلی رنج و غم اور گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

جمعہ 16- اکتوبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن
1-00 رات- فرام دی آرکائیوز- تبرکات
1-50 رات- ہومیوپیتھی کلاس
2-55 عربی زبان سیکھئے
3-15 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی سیرت بزرگان
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-15 صبح- لقاء مع العرب
6-15 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت
7-00 صبح- اردو کلاس
7-55 صبح- عربی زبان سیکھئے
8-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- بجرے پھل- سیرت حضرت حافظ غلام رسول صاحب
8-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس
11-00 دوپہر- پشتو آئٹم- درس حدیث
11-20 دوپہر- پشتو کوئز- واقفین نو- پشاور
11-45 تبرکات- تقریر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ ربوہ 1970ء
12-40 دوپہر- لقاء مع العرب
1-40 دوپہر- اردو کلاس
2-40 کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 شام- خطبہ جمعہ- لائیو
6-05 رات- ڈاکومنٹری- افتتاح بیت مہدی ربوہ
6-30 رات- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ 98-10-12
7-40 رات- لقاء مع العرب
8-40 خطبہ جمعہ
10-35 اردو کلاس

☆......☆......☆......☆

پتہ درکار ہے

○ مکرم ایم ایس خالد وصیت نمبر 18472 اور انکی اہلیہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ وصیت نمبر 18473 کا کچھ عرصے سے دفتر ہذا سے رابطہ نہیں ہے۔ یہ اعلان وہ خود پڑھیں یا انکے کسی عزیز کو ان کے موجودہ پتے کے متعلق علم ہو تو دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام محمد اسماعیل سے تبدیل کر کے عطاء القیوم رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

بشیر احمد ابن سربلند
سکنہ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 15- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
16- اکتوبر- غروب آفتاب 5-37
17- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-11

عالمی خبریں

کوسووو معاہدہ مسترد
کوسووو کے بارے میں طے پانے والا امن معاہدہ کوسووو لبریشن آرمی نے مسترد کر دیا ہے- ان کا کہنا ہے کہ ہم آزادی سے کم کسی چیز کو قبول نہیں کریں گے- جدوجہد جاری رہے گی- بلغراد میں ہونے والے معاہدے سے سرب صدر ملازوچ کا اقتیار مزید مضبوط ہوگا اور آزادی کی جدوجہد کو نقصان پہنچے گا-

فلسطین وعدے پورے کرے
اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ فلسطین وعدے پورے کرے تو مذاکرات کامیاب ہو سکتے ہیں- ہم مذاکرات میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں فلسطین اپنا کردار ادا کرے- مذاکرات کی کامیابی کو یقینی بنانا سب کے مفاد میں ہے- یاہو کی حلیف انتہا پسند جماعتوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر یاہو نے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کی تجویز قبول کی تو حمایت واپس لے کر ان کی حکومت ختم کر دیں گے-

صدام کا عدم تعاون کا اعلان
عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ ہم اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تعاون نہیں کریں گے- سلامتی کونسل نے عراق پر زور دیا تھا کہ وہ معائنہ کاروں سے تعاون کرے- سلامتی کونسل نے ہتھیاروں کے معائنہ کے کام کی حتمی تکمیل کے لئے تعاون کی اپیل کی تھی-

اسلحہ ٹرین پکڑی گئی
ایران سے افغانستان کو بھیجی جانے والی اسلحہ کی ٹرین قازقستان کے حکام نے پکڑلی- یہ ٹرین ایران سے شمالی افغانستان جا رہی تھی- 20 ڈبوں والی یہ ٹرین قازقستان کے جنوبی شہر اوش میں روک لی گئی-

اقوام متحدہ کا انکار
اقوام متحدہ نے ایک بار پھر طالبان حکومت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے- ملا عمر اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے لخدار براہیمی کے مابین چار گھنٹے کے مذاکرات میں قیدیوں کے تبادلے کا فارمولا طے پا گیا چنانچہ 15- افغان قیدیوں کے بدلے میں 27- ایرانیوں کی رہائی کا اعلان کیا گیا- طالبان حکومت نے ایرانی مداخلت کے ٹھوس ثبوت پیش کئے-

سلمان رشدی کی نئی تشویش
ایران اور طالبان کی حکومتوں کے درمیان طے پانے والے سمجھوتہ کے باوجود نجی تنظیموں کی جانب سے سلمان رشدی کی سر کی قیمت 25- لاکھ ڈالر سے بڑھا کر 28- لاکھ ڈالر کرنے پر سلمان رشدی کی تشویش کم نہیں ہو سکی-

ملکی خبریں

زرداری کو اجازت
لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور مسٹر جسٹس راجہ محمد خورشید پر مشتمل احتساب بنچ نے سینیٹر آصف علی زرداری کو ان کے بعض اثاثے فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے- مسٹر زرداری نے کہا تھا کہ میری وہ جائیداد بھی منجمد کر دی گئی جو ماں کے حصے سے آئی تھی اور بینظیر سے شادی سے قبل کی ہے- میرا کاروبار جائیداد کی خرید و فرخت ہے- فاضل عدالت نے کہا کہ زرداری کا موقف درست ہے-

زرداری کی شکایات
مسٹر آصف علی زرداری نے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو الزام لگایا کہ حکومت مجھے زیر حراست قتل کرنا چاہتی ہے- مجھے جس گاڑی میں لے جایا جاتا ہے اسے دھکا لگانا پڑتا ہے اور میں سڑک پر انتظار کرتا ہوں-

سوئٹزرلینڈ کے اٹارنی جنرل کو خط
پیپلز پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ نے سوئٹزرلینڈ کے اٹارنی جنرل کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کرپٹ ہیں ان کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں- برطانوی اخبار آبزرور نے وزیر اعظم کی کرپشن کی تفصیل شائع کی ہے- مگر پاکستان ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا-

درخواستیں مسترد
سپریم کورٹ نے سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی اپیلیں مسترد کر دی ہیں- 9- رکنی بنچ نے اپنے متفقہ فیصلے میں کہا ہے کہ سجاد علی شاہ جو تیر تھے- چیف جسٹس کی حیثیت سے ان کی تقرری غیر قانونی اور غیر آئینی تھی- انہیں جونیئر ہونے کے باوجود چیف جسٹس بنا دیا گیا- جبکہ سینئر ترین جج ہی چیف جسٹس بن سکتا ہے-

کور کمانڈر تبدیل
راولپنڈی اور ملتان کے کور کمانڈر تبدیل کر دیئے گئے ہیں- لیفٹیننٹ جنرل سلیم حیدر کو راولپنڈی سے تبدیل کر کے کور کمانڈر منگلا تعینات کر دیا گیا- جبکہ لیفٹیننٹ جنرل محمود احمد کور کمانڈر راولپنڈی ہونگے- ملتان کے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل صلاح الدین ترمذی نیشنل ڈیفنس کالج کے کمانڈنٹ بنا دیئے گئے ہیں- کور کمانڈر ملتان اور ماسٹر جنرل آرڈیننس کا تقرر بعد میں عمل میں لایا جائے گا- چیف آف جنرل سٹاف اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے عہدے پر نہیں ہوئے- جو جنرل علی قلی خان اور جنرل خالد نواز کے استعفوں سے خالی ہوئے تھے-

زرداری کیس
احتساب بنچ نے آصف زرداری کے خلاف کیس کی سماعت کی ریکارڈنگ شروع کر دی ہے تاہم آصف زرداری کو اس کی کاپی فراہم کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے-

سود کی وصولی روک دی گئی
لاہور ہائی کورٹ نے وفاق پاکستان اور بینکرز ایکویٹی لمیٹڈ کو سود کی وصولی سے روک دیا ہے- اور سود کی مد میں وصول کی گئی رقم کی واپسی کے لئے نوٹس جاری کر دیا ہے-

شریعت بل
وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے شریعت بل منظور کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے- سینٹ میں دو تہائی اکثریت حاصل نہیں تاہم مطلوبہ اکثریت کے لئے کوشش کرنا ہمارا حق ہے- نفاذ شریعت سے انصاف کے دروازے کھل جائیں گے- اور ظالموں کو سزا ملے گی-

نتائج کا اعلان
سرگودھا بورڈ نے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے- نتیجہ 36.84 فیصد رہا- گورنمنٹ کالج سرگودھا کے طالب علم محمد وسیم نے 914 نمبر لیکر اول پوزیشن حاصل کی- دوسری پوزیشن 913 نمبر لیکر گورنمنٹ کالج بھکر کے محمد ارشد نے حاصل کی- جبکہ گورنمنٹ کالج سرگودھا کی تحریم یاسمین نے 901 نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی-

کونسلروں کا قتل
وزیر آباد کے نواحی قصبہ دھونکل میں کونسلروں کی میٹنگ پر دو موٹر سائیکلوں پر سوار افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے 4 کونسلروں اور ایک معزز شخصیت کو قتل کر دیا-

بلوچستان کے لئے ٹریکٹر
وزیر اعظم نے بلوچستان کے لئے ایک ہزار سستے ٹریکٹر دینے کا اعلان کیا ہے- نیز سی کی ترقی کے لئے 5- کروڑ روپے دینے کا بھی اعلان کیا ہے-

بجلی سستی کرنے کا حکم
لاہور ہائی کورٹ نے کیپکو کمپنی کو بجلی سستی کرنے کا حکم دیا ہے تین روپے چوالیس پیسے کی بجائے ایک روپیہ اٹھانوے پیسے فی یونٹ وصول کئے جائیں-

شریعت نہیں شرارت بل
محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت شریعت نہیں شرارت بل پاس کروا کر ملک میں خانہ جنگی کروانا چاہتی ہے- حکومت جب بھی ڈگمگانے لگتی ہے کوئی نہ کوئی بحران پیدا کر کے نیا کارڈ استعمال کر لیتی ہے-

قومی قرضے
مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت کے بعد نواز شریف کو قومی قرضے واپس کرنا ہوں گے- شریعت بل کی مخالفت کرنے والے سزائے موت کے مستحق ہیں- تاہم توبہ کا دروازہ کھلا ہے-

کراچی میں چار ہلاک
کراچی میں دہشت گردی اور مبینہ پولیس مقابلہ میں چار افراد ہلاک ہو گئے-

رینجرز اور ٹرینوں پر حملے
کراچی میں ایم کیو ایم کے کارکنوں کی ہلاکت کے خلاف یوم سوگ کے روز پولیس اور رینجرز کی موبائل پر حملے کئے گئے- ہلاک ہونے والوں میں ایک تھانیدار اور ایک کانسٹیبل شامل ہے- حیدر آباد میں مسافر گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا- 48- افراد کو گرفتار کر لیا گیا- نواب شاہ میں شالیمار ایکسپریس پر بھی فائرنگ کی گئی جس سے متعدد افراد ہلاک ہوئے سندھ کے دیگر شہروں میں بھی ہڑتال ہوئی-

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی کنگن
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212868
رہائش 212867

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد بہار مارکیٹ
853453, 5863738, 0342-7558315

ڈول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ
• صوفہ کلاتھ • ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی • شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے
(پردہ کلاتھ سلائی مفت)
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ